

السلام علیکم ورحمة اللہ

کسی سے سنتا ہوں مگر اور معرکے کے درمیان سو ما صبح  
ہے اور کوئی کہتا ہے معرکے اور مشاد کے درمیان سو ما صبح ہے  
یعنی صحاح اصلاح و ماہیں

سائل عبدالملک

الجواب جامعہ آوم صلیبا

ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشاء سے پہلے سولے سے صبح  
پر جایا ہے اور نماز کی وجہ نماز کا فوت ہونا ہے اور یہی حکم  
تمام نمازوں کا ہے۔ البتہ اگر نیند کا شہد بد علمہ ہو یا کسی کو نماز کے  
وقت نیند کرے کیلئے مقرر کرے تو پھر مگر کے بعد اور عشاء سے پہلے  
سو ما صبح ہو گا۔ اور اگر نیند کا شہد بد علمہ نہیں رہے اور ماہی کوئی نیند  
کرے والا ہو اور نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ نہیں ہو تو ہر ان اوقات  
میں سو ما جائز رہے گا

لما فی البخاری ۱۰/۱ ط قدیمی کتب خانہ



مس الی سورۃ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
الیوم قبل العشاء والحديث بعدها

و فی معارف السنن ۱۱/۲ ط دارالتصیف

و روی عن علی رضی اللہ عنہ انه ربما اغشى قبل  
العشاء وعن الی موسی والی عیدۃ یامر و  
یوکل من یوقظہ و عن مروتہ و ابن سیرین  
والحکم انکم کانوا ینامون نومة قبل الصلاة و کان  
اصحاب عبد اللہ یعلون ذلك و یہ قال بعض  
الکوفین و اخرج لعمربانہ انما کره ذلك لمن

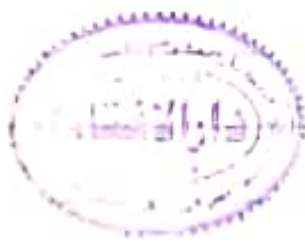
حتى القوات لمح الوقت والمعاملة هاهنا من وكل  
به من يوقفه او وقتها صلاح فذل به على ان الصبح  
ليس للتصريح للفعل الصهاينة كان الاعد  
بطا هو الحديث الخوط.

وفي الموسوعة الفقهية ١٤/٤٢ ط مشرقه حقاينه كونته  
النوم المستحب هو نوم من نفس في صلواته او  
قرايته للقراآت ونحوها يستحب ان ينام حتى  
يدري ما يقول او يفعل.

وفي السامية ٢٦٨ ط سعيد

قال في البرهان ويكره النوم قبلها والحديث  
بعدها لصبح النبي صلى الله عليه وسلم عنهما الا  
حديثا له حين لقوله صلى الله عليه وسلم لا تسر  
بعد الصلاة يعني العشاء الآخرة الا لاحد  
رجلين مهله ومسا في رواية او عرس  
وقال الطحاوي انما كره النوم قبلها لم حتى  
عمامة فوت وقتها او فوت الجماعة فيما واما من  
وكل نفسه الى من يوقفه فيباح له النوم  
والله اعلم بالصواب

المس  
كتبه عرفان الله الكونوكي  
دار الافتاء ياسين القرآن



-5 APR 2021

